

## از عدالت الاعظمیٰ

محمد نور اللہ، رپریذنٹنگ ڈی اسٹیٹ آف لیٹ خان صاحب۔ محمد عمر صاحب

بنام  
دی کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس۔

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز۔)

انکم ٹیکس۔ افراد کی ایسوسی ایشن کی تشخیص۔ محمدن کے ذریعہ انجام دیا جانے والا کاروبار۔ فریقین کی رضامندی سے مقرر کردہ وارثوں۔ وصول کنندگان کے ذریعہ تسلسل۔ وصول کنندگان پر افراد کی ایسوسی ایشن کی آمدنی کے طور پر تشخیص۔ معیاد۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 آف 1922)، دفعہ 3۔

بیڈیوں کے ایک خاص برانڈ کی تیاری اور فروخت کا کاروبار، ایک مسلمان کے ذریعے چلایا جاتا تھا، جس کی موت 1942 میں ہوئی تھی، اس نے ایک نابالغ بیٹے، اپیل کنندہ کو اپنی پہلے سے فوت شدہ بیوی، اس کی بیوہ ایل، اور اس کے چار بچوں کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ او کی طرف سے چھوڑی گئی جائیدادوں بشمول کاروبار کی تقسیم کے سلسلے میں پہلے اپیل کنندہ اور بعد میں ایل کے ذریعے کارروائی کی گئی، اور کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران کاروبار وصول کنندگان کے ذریعے چلایا گیا جنہیں عدالت نے 17 مئی 1943 کو فریقین کی رضامندی سے مقرر کیا تھا۔ وصول کنندگان نے 25 نومبر 1946 تک کاروبار جاری رکھا، جب کارروائی کے دوران کاروبار کو شریک وارثوں کے درمیان نیلامی کے ذریعے فروخت کے لیے رکھا گیا اور اپیل کنندہ نے اسے خرید لیا۔ تشخیص کے سالوں کے لیے، 1944-45 سے 1947-48، جس کے لیے اکاؤنٹنگ سال 1943 سے 1946 تھے، کاروبار کے منافع کا تخمینہ وصول کنندگان کے ہاتھوں میں انکم ٹیکس کے طور پر افراد کی ایک انجمن کی آمدنی کے طور پر کیا گیا تھا، اور اپیل کنندہ کا دعویٰ کہ ہر شریک وارث کے منافع

کے حصص پر الگ سے ٹیکس لگایا جانا چاہیے تھا، انکم ٹیکس حکام نے مسترد کر دیا تھا۔ حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ کاروبار 0 کے وارثوں کو وراثت میں ملا تھا اور اکاؤنٹنگ سالوں کے دوران پہلے ایل اور دوسرے کے ذریعے اور پھر وصول کنندگان کے ذریعے بغیر کسی وقفے کے چلایا جاتا تھا، کہ کاروبار کی نوعیت ایسی تھی کہ اسے تقسیم نہیں کیا جاسکتا تھا اور تمام فریقوں کی خواہش تھی کہ کاروبار کو اتحاد کے ساتھ ایک مجموعی طور پر جاری رکھا جائے۔

اس نتیجے پر کہ کاروبار تمام فریقوں کی رضامندی سے کنٹرول کے اتحاد کے ساتھ ایک یونٹ کے طور پر کیا گیا تھا، شریک وارثوں نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 3 کے معنی میں افراد کی ایک انجمن تشکیل دی، اور یہ کہ کاروبار کی آمدنی افراد کی انجمن کی آمدنی کے طور پر قابل تشخیص تھی؛ اور محض یہ حقیقت کہ متوفی کی جائیداد کے انتظام کے لیے یا شریک وارثوں کے حصص کی علیحدگی کے لیے اس وقت مقدمہ زیر التوا تھا، اس معاملے میں ٹیکس کے واقعات کو متاثر نہیں کیا۔

کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی بمقابلہ اندر ابا لکرنشا۔

ایس سی مزومدار، وصول کنندہ، تریگونیت برادرز اسٹیٹ بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، (1947) 15 آئی ٹی آر 484، نے اس بات کو مسترد کر دیا کہ یہ سپریم کورٹ کے مذکورہ فیصلے کے منافی تھا۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبرات 303 سے 307 آف 1960۔

مدراس ہائی کورٹ کے 14 مئی 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، حوالہ شدہ کیس نمبر۔ III آف 1953۔

اپیل کنندہ کی طرف سے آرگنپتی ایرورجی گوبالا کرشنن۔

مدعا علیہ کی طرف سے کے این راج گوبال شاستری اور ڈی گپتا۔

18 جنوری 1961ء - عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس کپور۔ یہ اپیلیں انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت انکم ٹیکس ریفرنس میں مدراس ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے لائی جاتی ہیں، جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا جاتا ہے۔ جس سوال کا حوالہ دیا گیا وہ یہ تھا:۔  
"کیا متوفی کی جائیداد سے تعلق رکھنے والے اسپید کلور بیڈیز کے کاروبار کی انکم ٹیکس تشخیص درست ہے اور پچھلے سالوں 1943 سے 1946 کے دوران افراد کی انجمن کے طور پر تشخیص کے سالوں 1944-45 سے 1947-48 تک جاری رہی؟

"اور اس سوال کا فیصلہ مثبت طور پر اور اس لیے اپیل گزاروں کے خلاف کیا گیا۔"

اپیلوں کی طرف لے جانے والے حقائق یہ ہیں کہ ایک خان صاحب محمد عمر صاحب، جو اسپید کلور برانڈ بیڈیز کی تیاری اور فروخت کا کاروبار چلا رہے تھے، 17 دسمبر 1942 کو انتقال کر گئے، ان کے پیچھے ایک نابالغ بیٹا محمد نور اللہ (اپیل کنندہ) تھا جو ان کی پہلے سے فوت شدہ بیوی، ایک بیوہ، لوتھفنیسا بیگم، اور ان کے چار بچے تھے جو عمر صاحب کی موت کی تاریخ میں تمام نابالغ تھے۔ نور اللہ نے اپنے اگلے دوست کے ذریعے مقدمہ دائر کرنے کے لیے درخواست دی اور ان کارروائیوں کے زیر التواء ہونے کے دوران مدراس ہائی کورٹ کے دو وکلاء کو 17 مارچ 1943 کو متوفی کی جائیدادوں کا مشترکہ وصول کنندہ مقرر کیا گیا۔ یہ تقرری فریقین کی رضامندی سے ہوئی تھی۔ 10 مئی 1943 کو، بیوہ، لوتھفنیسا نے تقسیم کے لیے مقدمہ دائر کیا اور مشترکہ وصول کنندگان کے تسلسل کے لیے بھی درخواست دی۔ نور اللہ نے اس درخواست کی مخالفت کی لیکن 25 مئی 1943 کے ایک حکم نامے کے ذریعے وصول کنندگان کو جاری رکھنے کا حکم دیا گیا اور انہوں نے پہلے کی طرح کاروبار جاری رکھا۔ مقررہ وقت پر تقسیم کے لیے ایک ابتدائی فرمان منظور کیا گیا۔ ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا ہے کہ والد کی موت کے بعد کوئی بھی فریق کاروبار کے تسلسل کو نہیں توڑنا چاہتا تھا۔ شروع میں لوتھفنیسا اور داؤد نے کاروبار جاری رکھا اور ان کی تقرری کی تاریخ یعنی 17 مئی 1943 سے مشترکہ وصول کنندگان نے 25 نومبر 1946 تک کاروبار جاری رکھا، جب کارروائی کے دوران کاروبار کو شریک وارثوں کے درمیان نیلامی کے ذریعے فروخت کے لیے رکھا گیا اور نور اللہ نے اسے خرید لیا۔

تشخیص کے سال 1944-45 سے 47-48 ہیں، متعلقہ اکاؤنٹنگ سال جن کے لیے کیلنڈر سال 1943 سے 1946 تھے۔ کاروبار کے منافع کا اندازہ وصول کنندگان کے ہاتھوں میں افراد کی ایک انجمن کی آمدنی کے طور پر ٹیکس کے طور پر کیا گیا تھا اور اپیل کنندہ کی اس دلیل کو کہ ہر شریک وارث کے منافع کے حصے پر الگ سے ٹیکس لگایا جانا چاہیے تھا، انکم ٹیکس حکام کے ساتھ ساتھ انکم ٹیکس ایپیل ٹریبونل نے بھی مسترد کر دیا تھا، واحد سوال جو محکمہ کے ساتھ ساتھ ٹریبونل کے سامنے اٹھایا گیا تھا وہ کاروبار کی آمدنی پر ٹیکس کا تخمینہ تھا۔ جائیدادوں کی آمدنی کے حوالے سے کوئی تنازعہ نہیں تھا جس پر ایکٹ کی دفعہ 9(3) کے تحت ٹیکس لگایا گیا تھا۔

یہ کاروبار عمر صاحب کے وارثوں کو وراثت میں ملا تھا اور اکاؤنٹنگ سالوں کے دوران پہلے بیوہ اور داؤد اور پھر وصول کنندگان مشترکہ طور پر بغیر کسی وقفے کے چلاتے تھے۔ کاروبار کی نوعیت ایسی تھی کہ اسے تقسیم نہیں کیا جاسکتا تھا اور اسے کنٹرول کے اتحاد کے ساتھ مجموعی طور پر جاری رکھنا پڑتا تھا اور تمام فریق اس اتحاد کو برقرار رکھنا چاہتے تھے اور اسے برقرار رکھتے تھے۔ بیوہ تو تھفنیسا کی جانب سے دائر کردہ وصول کرنے کی درخواست کی اپیل کنندہ کی طرف سے مخالفت صرف اس بنیاد پر تھی کہ اپیل کنندہ چاہتا تھا کہ مختلف افراد کا تقرر کیا جائے نہ کہ کاروبار کے تسلسل یا کنٹرول کے اتحاد کے لیے۔ انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل نے اپنے حکم میں کہا:-

"درحقیقت کاروبار کے تسلسل میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور محمد عمر صاحب کی وفات کی تاریخ 24 مارچ 1943 تک یہ کاروبار باہمی معاہدے اور رضامندی سے لوتھلونیسیا بیگم نے اپنی طرف سے اور اپنے نابالغ بچوں اور اپنے نابالغ سوتیلے بیٹے محمد کی طرف سے انجام دیا۔ نور اللہ۔ اس لیے اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ محمد عمر کی موت کے فوراً بعد ان کی جائیداد وراثت میں ملی اور ان افراد کے امتزاج کے ذریعے چلائی گئی جنہوں نے آمدنی حاصل کرنے کے مشترکہ مقصد کے لیے اپنے وسائل اکٹھے کیے تھے۔"

اور ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا ہے:

"بظاہر مخالفت وصول کنندگان مقرر کیے جانے والے افراد کی تھی نہ کہ کاروبار کے تسلسل یا کنٹرول کے اتحاد کی جو ضروری تھا۔ نور اللہ کو خود اس بات کا احساس ہوا تھا کہ جب اس نے دیگر چیزوں کے علاوہ کاروبار کرنے کے لیے وصول کنندگان کی تقرری کے لیے درخواست دی تھی۔ نور اللہ کی مخالفت کے باوجود جب

لوٹھنسا نے 1943 کی اپنی درخواست نمبر 1162 میں وصول کنندگان کو جاری رکھنے کا مطالبہ کیا تو نور اللہ سمیت تمام شریک حصص داروں کی عدالت کے حکم کے تحت مناسب افراد کے ساتھ کاروبار جاری رکھنے کی خواہش کا وجود واضح تھا۔ یہ ارادہ ایسا مواد تھا جس پر محکمہ جاتی حکام اور ٹریبونل جو ان سے متفق تھے، یہ معلوم کر سکتے تھے کہ شریک حصص دار افراد کی ایک انجمن تشکیل دیتے تھے۔

ٹریبونل کے نتائج سے یہ واضح ہے کہ کاروبار ایسا تھا کہ وہ تقسیم کرنے کے قابل نہیں تھا، یہ کسی خاص برانڈ کی "بیڈیز" کی تیاری اور فروخت ہونے کی وجہ سے اور ٹریبونل کا نتیجہ یہ تھا کہ کاروبار فریقین کی رضامندی سے کیا گیا تھا۔ اس نتیجے پر یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ آیا کاروبار "افراد کی انجمن" کا کاروبار تھا اور اس کے منافع کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے؟

اپیل کنندہ کے وکیل کی دلیل یہ تھی کہ (1) محمد عمر کی موت پر اس کی جائیداد بشمول کاروبار مخصوص حصص میں اس کے وارثوں کو منتقل کر دیا گیا؛ اور (2) وارثوں کے درمیان رائے کا کوئی اتفاق رائے نہیں تھا جو اس حقیقت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ نے مقدمہ دائر کرنے کے لیے درخواست دائر کی تھی اور اس درخواست پر فیصلہ ہونے سے پہلے بیوہ نے تقسیم کے لیے مقدمہ دائر کیا تھا اور اگرچہ وصول کنندگان کو مقرر کیا گیا تھا، اپیل کنندہ نے وصول کنندگان کی تقرری پر اعتراض لیا تھا۔ لیکن یہ حقائق اپیل کنندہ کے معاملے کی حمایت نہیں کرتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے، کاروبار سب سے پہلے اوامر کے وارثوں کی طرف سے بیوہ اور داؤد کے ذریعے چلایا جاتا تھا اور اس کے بعد جب مقدمات لائے گئے تو کوئی بھی فریق کاروبار کے کنٹرول کے اتحاد کو نہیں توڑنا چاہتا تھا اور نہ ہی اس کا تسلسل اور یہ ایسی نوعیت کا تھا کہ اسے اس طرح کے اتفاق رائے کے بغیر نہیں چلایا جاسکتا تھا اور اس لیے وصول کنندگان کاروبار کو جاری رکھتے تھے۔ ان نتائج پر ہائی کورٹ صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ کاروبار افراد کی ایک انجمن کا کاروبار تھا۔

اس عدالت نے کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی بمقابلہ اندر ابال کرشنا میں اس سوال پر غور کیا کہ افراد کی انجمن کا کیا مطلب ہے۔ ٹیسٹ تین صورتوں میں دیا گیا ہے: ری بی این الیاس اور دیگر میں؛ کمشنر انکم ٹیکس بمقابلہ لکشمی داس دیوی داس اور ایک اور اور میں دوار کا ناتھ ہریش چندر پٹالے (4) کو اس عدالت نے قبول کیا کہ افراد کی انجمن کیا ہے اس کا تعین کرنے کے لیے اہم امتحان کو درست طریقے سے بیان کیا گیا ہے اور یہ کہ ہر

معاملے میں حالات سے نتیجہ اخذ کرنا پڑتا ہے۔ پہلے معاملے میں یہ امتحان ان افراد کے امتزاج پر لاگو ہوتا ہے جو کسی مشترکہ کاروبار میں ایک ساتھ مصروف تھے لیکن شراکت داری تشکیل نہیں دے رہے تھے۔ مشترکہ کاروبار کے فروغ کے لیے بنائے گئے افراد کا ایسا مجموعہ، جیسے کہ وہ "شریک مہم جو" ہوں، افراد کی ایک انجمن تشکیل دے گا۔ دوسرے معاملے میں، یعنی کمشنر انکم ٹیکس بمقابلہ لکشمی داس دیوی داس اور ایک اور بیومونٹ، سی جے نے صفحہ 589 پر ٹیسٹ درج ذیل رکھا:-

"میری رائے میں، افراد کی دوسری انجمن کے الفاظ پر عائد کی جانے والی واحد حد ایسی ہے جو فطری طور پر اس حقیقت سے ملتی ہے کہ یہ الفاظ آمدنی، منافع اور فوائد پر ٹیکس عائد کرنے والے ایکٹ میں ظاہر ہوتے ہیں، تاکہ انجمن وہ ہو جو آمدنی، منافع یا منافع پیدا کرے۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ جائیداد کے حصول کے لیے دو یا دو سے زیادہ افراد کی انجمن جس کا انتظام آمدنی، منافع یا منافع پیدا کرنے کے مقصد سے کیا جانا ہے، دفعہ 3 میں افراد کی دوسری انجمن کے الفاظ کے تحت آتی ہے اور ایکٹ کے دفعہ 9 کے تحت، افراد کی انجمن جائیداد کی مالک ہے اور اس طرح اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔"

"اس معاملے میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ اس حقیقت سے کہ تشخیص کے سال کے دوران تشخیص کرنے والوں میں سے ایک نابالغ تھا، سوال پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ ری دوار کا ناتھ ہریش چندر پٹالے میں ٹیکس دہندگان دو بھائی تھے جو مشترکہ کرایہ دار کے طور پر مکان کی کچھ جائیدادوں کے حقدار بن گئے اور جائیدادوں کو اپنے پاس رکھا اور ان کا انتظام کیا اور وہاں سے منافع حاصل کیا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ اگرچہ پہلی بار میں ٹیکس دہندگان افراد کی انجمن نہیں بناتے تھے، لیکن وہ اس وقت بن گئے جب انہوں نے جائیداد کو برقرار رکھنے اور اسے آمدنی پیدا کرنے والے مشترکہ منصوبے کے طور پر منظم کرنے کا انتخاب کیا۔ وہاں طے شدہ امتحان یہ تھا کہ جیسے ہی جائیداد کو برقرار رکھنے اور اسے مشترکہ منصوبے کے طور پر سنبھالنے کے لیے انتخابات ہوتے ہیں، اس طرح منتخب ہونے والے افراد افراد کی انجمن بن جاتے ہیں۔ رنگون ہائی کورٹ نے کمشنر آف انکم ٹیکس، برما بمقابلہ ایم اے باپوریا اور دیگر میں بھی "میں افراد کی انجمن" کے الفاظ کی وہی تشریح کی ہے۔ یہ مسلم شریک وارثوں کا معاملہ تھا اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ محض جائیداد کا حصہ وراثت میں ملنے سے کوئی بھی شخص افراد کی انجمن کا رکن نہیں بن سکتا جب تک کہ اس کی طرف سے کچھ تحمل یا عمل ظاہر نہ ہو کہ اس کا ارادہ اور اس کے ساتھ ہوگا۔ نئی حیثیت، یعنی افراد کی انجمن۔ اس معاملے میں شریک وارثوں میں سے ایک کو ایک ایجنٹ مقرر کیا گیا تھا تاکہ

مسلم قانون کے تحت ان کے والد اور والدہ کی طرف سے شریک وارثوں کو چھوڑی گئی جائیدادوں سے ہونے والی آمدنی کا ادراک کیا جاسکے اور یہ انہیں افراد کی انجمن بنانے کے لیے کافی سمجھا گیا۔

دوسرے معاملات کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے۔ اندر بال کرشن کے معاملے میں اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ امتحان کو لیتے ہوئے ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اپیل کنندہ اور دیگر شریک وارثوں کا صحیح اندازہ افراد کی انجمن کے طور پر کیا گیا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تقسیم کا مقدمہ دائر کیا گیا تھا جس سے پہلے اپیل کنندہ کی طرف سے مقدمہ دائر کرنے کی درخواست کی گئی تھی، لیکن حقیقت میں مقدمہ کاروبار کے مناسب انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے تھا نہ کہ اس کے بند ہونے کے لیے۔ اس مدت کے دوران جب مقدمہ زیر التواء تھا اور اس سے پہلے بھی، یعنی والد کی موت کے بعد، کاروبار تمام فریقوں کی رضامندی سے ایک یونٹ کے طور پر چلایا جاتا تھا جیسا کہ واقعتاً یہ ہونا چاہیے تھا، کیونکہ اسے اتحاد کے ساتھ ایک یونٹ کے طور پر چلانا پڑتا تھا اور اس لیے شریک وارثوں نے ایکٹ کے دفعہ 3 کے معنی میں افراد کی ایک انجمن تشکیل دی۔

اپیل کنندہ کے وکیل نے ایس سی مزومدار، وصول کنندہ، تریگونیت برادرز اسٹیٹ بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس (پرانحصار کیا۔ یہ ان افراد کا معاملہ تھا جنہوں نے ایک مشترکہ خاندان تشکیل دیا تھا جو متکثرا اسکول آف ہندو لا کے زیر انتظام تھے۔ تقسیم کے لیے مقدمہ دائر کیا گیا اور عدالت نے ایک وصول کنندہ مقرر کیا اور ایک ابتدائی فرمان منظور کیا گیا لیکن وصول کنندہ کو جائیداد کے کچھ حصے کے حوالے سے جاری رکھا گیا اور ٹیکس لگانے والے حکام نے آمدنی کا اندازہ افراد کی انجمن کی آمدنی کے طور پر کیا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ جائیداد سے حاصل ہونے والی آمدنی پر ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا کیونکہ فریقین کے حصص متعین اور قابل تعین ہوتے ہیں۔ کرایہ داروں کی طرف سے ادا کی جانے والی رقم پر ایک ہی رقم میں ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا تھا کیونکہ یہ افراد کی انجمن کے ذریعے چلائے جانے والے کاروبار کا منافع ہوتا ہے اور اس لیے تشخیص دفعہ 9(3) کی دفعات کے مطابق کی گئی تھی۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ٹیکس دہندگان خود کوئی تجارت یا کاروبار نہیں کر رہے تھے اور قانون کے مطابق افراد کی کوئی انجمن نہیں تھی۔ لیکن اب ہمارے سامنے اس معاملے کے فیصلے میں اس معاملے سے کوئی مدد نہیں مل سکتی۔ وہاں جس آمدنی کا اندازہ لگایا جانا تھا وہ کسی بھی کاروبار کی آمدنی نہیں تھی جو ٹیکس دہندگان کے ذریعہ یا ان کی طرف سے کی جاتی تھی اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ جائیداد کو کرایہ پر دینا تجارت یا کاروبار نہیں تھا۔ کوئلہ کاٹنے اور اسے گڑھے پر اٹھانے کے کاروبار کو جاری رکھنے کے لیے ٹھیکیداروں کو ملازمت دینے والے

وصول کنندہ کی طرف سے موصول ہونے والی آمدنی کے حوالے سے، یہ قرار دیا گیا کہ یہ اس بنیاد پر افراد کی ایک انجمن کی آمدنی نہیں تھی کہ (1) وصول کنندہ کے قبضے میں تھا اور اس نے کوئلہ کاٹنے اور کوئلہ اٹھانے کے لیے ٹھیکیداروں کو ملازمت پر رکھا تھا؛ (2) کہ محصول لینے والوں کا اس کاروبار میں کوئی ہاتھ نہیں تھا جس سے رائٹس پیدا ہوتی تھی اور (3) کہ اس تقسیم کے مقدمے کی وجہ سے ٹیکس دہندگان نے خود کو ایک دوسرے سے الگ کر لیا تھا۔ ہماری رائے میں جہاں تک یہ معاملہ کاروبار کو جاری رکھنے سے متعلق ہے اور جہاں تک یہ اندرا بال کرشن کے معاملے میں اس عدالت کی طرف سے ظاہر کردہ رائے کے منافی ہے، صحیح طریقے سے فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ اپیل گزار کے وکیل کی طرف سے بھروسہ کیا گیا ایک اور مقدمہ بلدانا ڈسٹرکٹ مین کلا تھا امپورٹرز گروپ، کھامگاؤں بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، ناگپور تھا۔ اس صورت میں افراد کے ایک مخصوص گروہ کو ضلع میں کپڑا درآمد کرنے کی ہدایت کی گئی اور اسے کپڑے کی تقسیم اور فروخت کے لیے ایک اسکیم پر کام کرنا پڑا جو ضلعی حکام نے تیار کی تھی۔ کہ مجھے افراد کی انجمن نہیں ٹھہرایا گیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ انہیں درآمد کنندگان کے ایک گروپ کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، لیکن ان سب نے پورے عرصے کے دوران اس اسکیم میں حصہ نہیں لیا۔ گروپ کے اہلکاروں میں وقتاً فوقتاً تبدیلیاں ہوتی رہیں اور اسکیم پر کام کرنے کی کوئی مجبوری نہیں تھی۔ ان حقائق پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ گروپ کاروبار جاری رکھنے یا منافع بانٹنے پر راضی نہیں تھا۔ اس معاملے کا فیصلہ اس کے اپنے حقائق پر کیا جانا چاہیے اور یہ کسی بھی طرح سے "افراد کی انجمن" کے جملے کے معنی کو متاثر نہیں کرتا ہے۔" وکیل نے خان بہادر ایم حبیب رحمان بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، بہار اڑیسہ پر بھی انحصار کیا جس میں ایک وقف دستاویز پر عمل درآمد کیا گیا جس کے ذریعے ٹیکس دہندہ نے حتمی فائدے کے ساتھ آمدنی کو غریبوں کے لیے وقف کر دیا اور خود کو ٹرسٹ کا واحد متوالی بنا لیا۔ دستاویز میں کہا گیا کہ مستفیدین کو بیک وقت اور اسی تناسب سے فائدہ اٹھایا جانا چاہیے۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ دفعہ 41(1) قابل اطلاق نہیں ہے اور اس لیے ٹیکس دہندہ پر ٹیکس ہر مستفید کے حصے میں آنے والے منافع کی بنیاد پر لگایا جانا چاہیے نہ کہ اس بنیاد پر کہ تمام مستفید افراد کی انجمن تشکیل دیتے ہیں۔ فضل علی سی جے (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) نے صفحہ 194 پر مشاہدہ کیا:۔"

“اس لیے مجھے ایسا لگتا ہے کہ ٹریبونل کا یہ نتیجہ کہ صرف 24 افراد تھے جو اکاؤنٹنگ سال میں منافع بانٹنے کے حقدار تھے اور وہ اس میں مساوی حصص کے حقدار تھے، قبول کیا جانا چاہیے۔ چونکہ ایسا لگتا ہے کہ یہ دلیل نہیں دی گئی ہے کہ ٹیکس دہندہ کے ٹریبونل کے ذریعے شمار کردہ افراد کے علاوہ کوئی اور رشتہ دار تھے جو منافع میں حصہ ڈالنے کے حقدار ہوں گے، اس لیے اس بات پر بحث کرنا علمی ہے کہ آیا انکم ٹیکس کے اپیلیٹ

اسٹنٹ کمشنر کے ذریعے مذکور افراد کے مختلف زمروں کو 'فیلی' یا 'نہیں' کی اصطلاح میں شامل کیا گیا تھا۔

اس بنیاد پر آمدنی کا اندازہ افراد کی انجمن کی آمدنی کے طور پر نہیں کیا گیا تھا اور اس معاملے کا فیصلہ بھی اس کے اپنے حقائق پر کیا گیا تھا۔

موجودہ معاملے میں سوال یہ ہے کہ کس آمدنی پر ٹیکس لگایا جانا تھا۔ آمدنی ایک کاروبار کی آمدنی تھی جو تمام فریقوں کی رضامندی سے ایک ہی کاروبار کے طور پر چلتی تھی۔ محض یہ حقیقت کہ اس وقت متوفی کی جائیداد کے انتظام کے لیے یا شریک وارثوں کے حصص کی علیحدگی کے لیے مقدمہ زیر التوا تھا، اس معاملے میں ٹیکس کے واقعات کو متاثر نہیں کرتا، کیونکہ کاروبار، جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے، یکطرفہ کنٹرول اور فریقین کی رضامندی کے ساتھ ایک کاروبار کے طور پر جاری تھا۔ ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ درست تھا کہ آمدنی کا اندازہ افراد کی انجمن کی آمدنی کے طور پر لگایا جاسکتا ہے۔

اس لیے اپیلوں کو اخراجات کے ساتھ خارج کیا جانا چاہیے۔ سماعت کی ایک فیس۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔